قِيمَةُ الْمِصْدَاقِيَّةِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جَعَلَ الصِّدْقَ شِيمَةَ النَّبِيِّينَ، وَالْمِصْدَاقِيَّةَ حِلْيَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَمِفْتَاحَ الْبِرِّ وَجَنَّاتِ النَّعِيمِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُهُ الصَّادِقُ الْأَمِينُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾[1].

برادرانِ ایمان، میرے عزیز ساتھیو! ایک دن جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ صفا پر کھڑے ہوئے اور اپنی قوم کو پکارا، پھر ان سے یہ دریافت فرمایا: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟»، تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں تم سے کہوں کہ وادی میں (پہاڑی کے پیچھے) ایک لشکر ہے اور وہ تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات سچ مانو گے؟ تو انہوں نے جواباً ایسی بات کہی، جو رہتی دنیا تک آپ علیہ السلام کی سچائی کی ایک روشن دلیل بن گئی، انہوں نے کہا: «نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا»[2]، جی ہاں! ہم آپ کی تصدیق کریں گے، ہم نے تو آپ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے. سبحان اللہ! یہ آپ علیہ السلام کے صِدق و امانت کی کتنی عظیم گواہی ہے، آپ کی سچائی کی کیا ہی عمدہ تعریف و توصیف ہے!

میرے بھائیو، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماضی صَداقت و اَمانت کا آئینہ دار پایا تھا، اس لیے جب آپ علیہ السلام نے انہیں اپنے رب کا پیغام پہنچایا تو وہ ان پر ایمان لے آئے، کیونکہ آپ علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت ہی ان کے لیے سب سے سچی دلیل تھی، آپ

علیہ السلام کا عمدہ کردار ہی آپکی حق وصداقت کا عملی نمونہ تھا، اور اسی حق وسچ کی راہ پر چل کر انسان اپنا اعتبار قائم کرتا ہے اور اپنی ساکھ کو مضبوط بناتا ہے، چنانچہ یہ عظیم اَخلاقی قدر ہے، نہایت اَعلیٰ خصلت ہے، جو آپ کی باتوں میں وزن پیدا کرتی ہے، آپ کے وعدوں کو قابلِ اعتبار بناتی ہے، اسی سے گھروں اور معاشروں میں اعتماد کی فضا پیدا ہوتی ہے، اسی سے انسان کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں، معاملات میں شفافیت اور درستگی پیدا ہوتی، اور بھلا اعتماد پیدا ہونے سے یہ سب فوائد حاصل کیسے نہ ہوں؟ جبکہ اَمانت و دیانت داری اس کا منہج ہے، عہد و وفا نبھانا اس کی مشعلِ راہ ہے، صدق و سچائی اس کی بنیاد ہے، لہٰذا اعتماد ایک ایسا سرمایہ ہے، ایسی جمع پونجی ہے جس کی مضبوط عمارت آپکی سچائی، آپکے پاکیزہ کردار، اور آپکے شاندار کارناموں سے اُستوار ہوتی ہے، اور ہر گزرتے ماہ و سال اسے مضبوط تر بناتے ہیں. نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا»[3]، انسان مسلسل سچ بولتا رہتا ہے اور کوشش سے سچ پر قائم رہتا ہے، حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے. چنانچہ سچائی کے راستے پر گامزن رہنے سے ہی انسان کو اعتماد حاصل ہوتا ہے، اور یہ تبھی ہوتا ہے جب انسان اپنے قول کو اپنے عمل سے سچا ثابت کرے، اپنے اصولوں کو اپنے کردار اور عمل میں نمایاں کرے، اور جن لوگوں کی گفتگو ان کے کردار کے منافی ہو، جو کہتے کچھ ہوں اور کرتے کچھ ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں ایسے لوگوں کو تنبیہ فرمائی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ

﴿مَا لَا تَفْعَلُونَ * كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾[4]، اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟.

میرے بھائیو! ہمارے پیارے نبی جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے دلوں میں سچائی اور اعتبار کی بنیاد مضبوط فرماتے، اور ہر ایسے قول وعمل کی اصلاح فرماتے جو ان کے خلاف ہوتا، چنانچہ عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے، اسی اثناء میں میری والدہ نے مجھے بلایا اور کہا، سنو! یہاں میرے پاس آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: «وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ؟» تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ وہ بولیں، میں اسے کھجور دوں گی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: «أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا؛ كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ»[5]، سنو، اگر تم اسے کوئی چیز نہیں دیتی، تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا. لہٰذا میرے بھائیو! جب والدین اپنے بچوں کے ساتھ سچ بولتے ہیں، ان سے کیے گئے وعدے نبھاتے ہیں، تو بچوں کے دلوں میں بھی ماں باپ کا اعتماد بڑھتا ہے.

میرے ایمانی بھائیو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح گھروں میں سچائی اور اعتماد کی خصلت کو مضبوط فرمایا، اسی طرح شفافیت، سچائی اور اعتماد کی بنیادوں کو تجارت ولین دین میں بھی راسخ فرمایا، اور دیگر معاملات میں بھی ان اقدار کو مستحکم کرنے کی ترغیب دی، چنانچہ ایک مرتبہ آپ علیہ السلام کا گزر اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اس میں داخل فرمایا، تو آپ علیہ السلام کی انگلیوں کو کچھ نمی محسوس ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اناج کے مالک سے دریافت فرمایا: «مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟»، اے غلے کے مالک! یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! اس پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا، تو افضل الخلائق جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اعتماد بنانے اور امانت داری کا طریقہ سکھایا اور فرمایا: «أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ؟ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي»[6]. پھر تو نے بھیگے ہوئے حصے کو اناج کے اوپر کیوں نہ ڈال دیا تاکہ خریدار لوگ اسے دیکھ لیتے، جس نے دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں. تو میرے بھائیو، ہمارے اعتماد کو اس وقت نقصان پہنچتا ہے جب ہم کسی چیز کی خوبی تو بیان کریں، مگر اس کے عیب چھپا رکھیں، ہماری ساکھ اس وقت مجروح ہوتی ہے جب ہم جھوٹے وعدے کریں، جبکہ دل میں انہیں پورا کرنے کا سِرے سے کوئی ارادہ ہی نہ ہو، نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «الْمُؤْمِنُ يُطْبَعُ عَلَى كُلِّ خَلَّةٍ -أَيْ عَلَى كُلِّ صِفَةٍ- غَيْرَ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ»[7]. مومن کی طبیعت میں ہر صفت آ سکتی ہے، سوائے خیانت اور جھوٹ کے.

اللہ کے نیک بندو! اپنی تنہائیوں میں بھی اپنے نفس کی سچائی اور پاکیزگی کا دِیا جلائے رکھیں، جہاں آپکے رب کے علاوہ کوئی اور آپکو نہیں دیکھ رہا ہوتا، اور یہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں آپکی سچائی کا اصل امتحان شروع ہوتا ہے. اسی طرح سوشل میڈیا استعمال کرتے ہوئے اپنی صداقت و سچائی کا عملی مظاہرہ کریں، لہذا نہ تو کسی گمراہ کن خبر کی اشاعت کریں، اور نہ ہی کسی ایسی ویڈیو کا اَدھورا حصہ شائع کریں، جسے سِیاق و سَباق سے ہٹا کر کسی مذموم مقصد کے لیے پھیلایا جا رہا ہو، اسی طرح زیادہ وِیُوز اور

مُشاہدات حاصل کرنے کے چکر میں جھوٹے اور جاذبِ نظر عنوانات لگانے سے گریز کریں، جن کا حقیقت سے دور تک کا کوئی واسطہ نہ ہو. الغرض اپنے تمام اَحوال واَفعال میں سچائی کا دامن تھامے رکھیں، تاکہ آپ سے جڑا معاشرے کا ہر فرد آپ پر اعتماد کر سکے، اور آپکا دل بھی پُرسکون وآباد رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ»[8]، سچائی دل کو مطمئن رکھتی ہے، لہٰذا سچائی کے راستے پر قائم ودائم رہیں کیونکہ یہ راستہ جنت سے سرفراز کرنے والا ہے، آپ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: «إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ»[9]، بلاشبہ صدق نیکی کے راستے پر چلاتا ہے اور نیکی جنت کے راستے پر چلاتی ہے. تو اے رب کریم! ہمیں سچ بولنے والوں میں شامل فرما، اور اپنے اس قول پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[10].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: سچائی سے آراستہ میرے بھائیو!

انسان کا اعتبار اور اس کی ساکھ یہ وہ قیمتی سرمایہ ہے، جس کی تعمیر سچے اور پاکیزہ کردار سے ہوتی ہے، اور عہد و پیمان کی پاسداری اِس قیمتی سرمایہ کی حفاظت کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ وطنِ عزیز متحدہ عرب امارات اپنے سچے کردار کی بدولت پہچانا جاتا ہے، اپنے وعدوں اور معاہدوں کی پاسداری اسے قابلِ اعتماد بناتی ہے، اور اس کا یہ طرزِ عمل اس فرمانِ اِلٰہی کی عملی تصویر پیش کرتا ہے: ﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾[11]. اور عہد کو پورا کرو، یقین جانو کہ عہد کے بارے میں تمہاری باز پرس ہونے والی ہے.

میرے بھائیو! وطن عزیز کے اس اعتماد کو قائم رکھنا اور اسے ٹھیس پہنچنے سے بچانا یہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے، اور اس ذمہ داری کو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی بساط کے مطابق ادا کرنا ہے. عزت مآب، صدرِ امارات شیخ محمد بن زاید آل نہیان حفظہ اللہ فرماتے ہیں: متحدہ عرب امارات کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کی ساکھ اور اچھی شہرت ہے، اور ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس عظیم اخلاقی ورثے کو اپنے معاشرے میں مضبوط کریں[12]. اسی طرح عزت مآب صدرِ امارات حفظہ اللہ نے ایک وعدہ ہم سے بھی کیا جسے انہوں نے پورا کر دکھایا، ایک عہد ہمارے ساتھ بھی کیا، پھر اس کی بھرپور پاسداری بھی کی، اور ان کا اپنی قوم سے کیا گیا تاریخی وعدہ ان کا یہ مشہور مَقُولَہ

ہے: "بِنِظْهَرْ أَقْوَى"، ہم پہلے سے زیادہ طاقتور بن کر اُبھریں گے ان شاء اللہ، چنانچہ آج ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں کہ ہمارا وطن پہلے سے زیادہ ہم آہنگ اور متحد ہے، اس کے قدم پہلے سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہیں، اور وہ چیلینجز سے نمٹنے کے لیے پہلے سے زیادہ طاقتور بن کر ابھرا ہے، لہذا ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے وطن کی اس نیک نامی کی حفاظت کریں، اس کے سچے و پاکیزہ کردار کو اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے دلوں میں راسخ کریں، کیونکہ افراد کی سچائی سے معاشرے کا اعتماد مضبوط ہوتا ہے، اور معاشرے کے اعتبار سے وطن کا مقام بلند ہوتا ہے.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ زَيِّنْ أَلْسِنَتَنَا بِالصِّدْقِ، وَقُلُوبَنَا بِالْإِخْلَاصِ، وَأَعْمَالَنَا بِالْإِتْقَانِ، وَاجْعَلْ لَنَا ﴿لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ﴾[13]. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَبِالصِّدْقِ وَالْمِصْدَاقِيَّةِ مُتَحَلِّينَ، وَبِعُهُودِنَا مُوفِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا.

اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيْخ مُحَمَّد بن زَايِد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ

شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1) التوبة: 119.

(2) البخاري: 4770.

(3) متفق عليه. واللفظ لمسلم.

(4) الصف: 2-3.

(5) أبو داود: 4991.

(6) مسلم: 102،

(7) البزار: 1139.

(8) الترمذي: 2518.

(9) متفق عليه.

(10) النساء: 59.

(11) الإسراء: 34.

(12) صحيفة الاتحاد، 18 فبراير 2020.

(13) الشعراء: 84.